باب۔55

ناجائز رزق

☆ وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوا بِهَا إِلَى الْحُكَّامِ لِتَأْكُلُوا فَرِيقًا مِّنْ أَمْوَالِ النَّاسِ بِالْإِثْمِ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ ۔

ترجمہ: اور تم آپس میں اپنے مالوں کو ناجائز طور سے نہ کھایا کرو اور نہ اس کو حاکموں سے ربط کا ذریعہ بناؤ تاکہ لوگوں کے مال کا کوئی حصہ ناجائز (وناروا) طور پر کھاؤ حالانکہ تم اس کو جانتے ہو۔(سورۃ البقرہ: آیت188)

☆ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُم بَيْنَكُم بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَن تَكُونَ تِجَارَةً عَن تَرَاضٍ مِّنكُمْ وَلَا تَقْتُلُوا أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيمًا ۔

ترجمہ: اے مسلمانو! تم آپس کے مال کو ناجائز طور سے نہ کھاؤ مگر تمھاری باہمی رضامندی سے تجارت کی جارہی ہو تو کوئی مضائقہ نہیں اور تم آپس میں خوں ریزی نہ کرو۔ بے شک اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔(سورۃ النسآء: آیت29)

صاحبو! باطل یا غلط طریقہ کیا ہے؟۔۔۔ جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو اس کا اختیار کرنا، رشوت لینا جھوٹے مقدمہ کو سچا بنانا، بے اصل واقعہ کو زورِ فصاحت سے درست ثابت کرنا، جھوٹی گواہی دینا، سود کھانا، جوا کھیلنا، برج کھیلنے پر پیسہ لگانا، گھوڑ دوڑ پر شرط لگانا، آبکاری کی رقم جمع کرنا، چوری کرنا اور ڈاکہ مارنا وغیرہ۔

صاحبو! آج کل رشوت خوری کا بازار گرم ہے۔ جسے دیکھو اس حرام خوری میں گرفتار ہے۔ چپراسی سے لے کر اعلیٰ عہدہ دار تک خالی نہیں۔ الاّ مَاشَآء اللهُ۔وَ قَلِيْلٌ مِّنْهُمْ، اور وہ بہت کم ہیں۔ رشوت خوری کہیں "شیرینی" کے نام سے موسوم ہوتی ہے، اور کہیں "بالائی" کے نام سے، اور کہیں "بخشش" کے نام سے۔ رشوت کئی طریقوں سے وصول کی جاتی ہے۔ کہیں حق، کہیں رسم، اور کہیں معمول کے نام سے۔ عہدہ داروں سے لے کر ادنیٰ کارگزار تک اس میں سے حصہ پاتے ہیں۔

بعض لوگ اُن لوگوں سے رشوت لیتے ہیں جو حق پر ہیں۔ بے شک ناحق فیصلہ نہیں کرتے ہیں مگر کام ہوتا ہے "منہ بھرائی" ہی کے بعد۔ بعض لوگ اسی فیصلہ کو حق سمجھتے ہیں جس میں ان کی مٹھی گرم کی جائے۔ بعض لوگ طرفین (parties) میں سے اُس پارٹی سے حاصل کرتے ہیں جس کو فائدہ مل رہا ہو اور فیصلہ ایسا کرتے ہیں کہ جس میں طرفین کی تائید ہوتی ہے۔ بعض لوگ عوام سے تو نہیں لیتے لیکن سرکاری bill میں فیصد رقم یعنی "percentage" کا استحقاق سمجھتے ہیں۔ بعض لوگ مقدمہ میں اتنی طوالت دیتے ہیں کہ بار بار کے آنے جانے کے خرچ سے سبک دوشی حاصل کرنے کے لیے کچھ نہ کچھ کرنا پڑتا ہے۔ جو روپیہ نہیں لیتے ان کے پاس سفارش چلتی ہے۔ بعض لوگ جب تک مقدمہ چلتا ہے کچھ نہیں لیتے مگر مقدمہ ختم ہو جاتا ہے، فیصلہ ہو چکتا ہے، تو جو کچھ انہیں دیا جاتا ہے اسے " شیر مادر" سمجھتے ہیں۔ بعض لوگ تحفے تحائف کو رشوت میں داخل نہیں سمجھتے۔ بعض لوگ خود تو رشوت نہیں لیتے مگر اپنے قربتداروں کو، گھر کے بیوی بچوں کو تحفہ تحائف لینے کا موقع دیتے ہیں۔ غرض کہ قانون میں رشوت کی تعریف "مابہ الاحتظاظ" (یعنی ہر وہ چیز جس سے کسی کو فائدہ ہو سکتا ہے) کی گئی ہے۔ اسلام میں مال کا ناجائز طور سے لینا اتنا ہی بُرا ہے جتنا کہ کسی کو قتل کرنا۔

یہ ایک مثل مشہور ہو گئی ہے کہ "بے سوا، وکیل، رشوت خور کا کوئی مذہب نہیں ہوتا۔ اس کا دین و ایمان روپیہ بن جاتا ہے۔ اس کے دل میں ثوابِ دارین یعنی آخرت کا خیال تک نہیں آتا"۔ ایک اور مثل بھی مشہور ہے کہ "جو جیتا سو ہارا، جو ہارا وہ مرا"۔

صاحبو! اگر ایمانداری پیدا ہو اور ملک و قوم کا دل میں درد ہو اور ناجائز کاموں سے پرہیز ہو تو مسلمان کیوں تباہ ہوں۔ کافروں سے روپیہ لینا، مسلمانوں کو گرفتار کرا دینا، ان کی سزاؤں میں زیادتی کروا دینا، اِن لوگوں کا ایک ادنیٰ کھیل ہے۔ حتیٰ کہ کافروں کی تائید میں مسلمانوں پر فائرنگ تک کروا دینا ایسے لوگوں کی بڑی ہی انتظامی قابلیت اور رواداری کی علامت ہے۔۔۔ لَاحَوْلَ وَلاَ قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ خدا ان اسلامی نام رکھنے والے مسلمانوں کے شر سے بچائے۔ وہ صاف صاف کہتے ہیں کہ ہم تو نہ ہندو ہیں نہ مسلمان۔ ہم کو شریعت سے کیا کام؟ اسلام سے کیا غرض؟ ہم تابعِ قانون ہیں۔ قوانینِ اسلام تو گزشتہ زمانے کے لیے تھے۔ حال میں ماضی کی کیا مجال؟ غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔۔۔!

یہ بھی مخفی نہ رہے، beware of it! کہ اچھے خاصے حاکم کو ورغلا کر، ناجائز آمدنی کے لینے پر برانگیختہ کرنا بھی ناجائز ہے۔ رشوت لے کر سرکاری مال کا نقصان کرنا تمام قوم کا گناہ گار ہونا ہے۔ رشوت صرف روپیہ لینے ہی کا نام نہیں ہے بلکہ سرکاری قانون میں کسی ناجائز فائدے کا حاصل کرنا بھی رشوت ہے یعنی ایسی چیز

لینا جس سے لینے والے کو کچھ فائدہ ہو، کچھ مزا ملے۔ ذرا قانون کے الفاظ کی وسعت کو دیکھو اور ایسے اعمال کی شرمناک حالت کو ملاحظہ کرو۔۔۔! اور یہ بھی یاد رکھو کہ ان ناجائز طور سے حاصل کیے ہوئے مال والوں کے پاس دعوتیں کھانا، ڈنر اڑانا، اور پھر دعائے برکت و ترقی دینا بھی ناجائز کمانے سے کچھ کم بُرا نہیں ہے۔

غور کرو کہ یہ حرام کا پیسہ، نور کیسے پیدا کرے گا۔ اور اس سے اطمینانِ قلبی کیوں کر حاصل ہو گا۔ حرام کا ایک لقمہ چالیس دن کی عبادت کو برباد کر دیتا ہے۔ اَللّٰھُمَّ احۡفِظۡنَا مِنۡ کُلِّ بَلآءٍ ۔ اللہ ہم سب کو عملِ صالح کی توفیق عطا فرمائے۔

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 2 صفحہ 48، 49 پارہ 5 صفحہ 8، 9

اور کتابچہ ارشادات صدیقی حصہ اول صفحہ 11 تا 14 مولفہ حسرتؒ}

Siddiqui Publications

متفرقات۔Miscellaneous

صاحبو! ماں باپ کا بڑا رتبہ ہے۔ تم نے ان کے ہاتھوں وجود کا لباس پہنا۔ تمھیں پیدا اللہ تعالیٰ نے کیا، بے شک۔ مگر اپنی قدرت کے اظہار کا ذریعہ ماں باپ کو بنایا۔ ان سے گستاخی کرنا، ان کو جھڑکنا اور ڈانٹنا بے ادبی ہے، سخت گناہ ہے۔ ان سے گفتگو کرو تو ادب سے، نرمی سے۔ ان کے سامنے رحم کے ساتھ گردن کو، بازوؤں کو جھکاؤ۔ ان کے لیے ہمیشہ دعا کرتے رہو۔ ان کے سائے کو غنیمت سمجھو۔ ان کے تجربوں سے فائدہ اٹھاؤ۔ اپنی جوانی پر نہ پھولو۔ تم ان کے ساتھ نیک سلوک کرو گے تو اللہ تم کو پروان چڑھائے گا۔ تمھاری زندگی کو کامیاب بنائے گا۔

{حوالہ تفسیر صدیقی - پارہ 15 صفحہ 22}

متفرقات۔Miscellaneous

لوگ اللہ تعالیٰ سے رزق اور عزت طلب کرتے ہیں اور خود بندگانِ خدا کو کچھ نہیں دیتے۔ دوسروں کو بُرا کہتے ہیں اور خود وہی کام کرتے ہیں۔ دوسروں سے عزت طلب کرتے ہیں اور خود ان کی عزت نہیں کرتے۔ حساب کتاب میں ذرا ذرا سی بات پر تکرار کرتے ہیں۔ دوسروں سے فائدہ اٹھانے کے لیے بڑے ہی سخت اور دوسروں کا حق دینے کے وقت انجان۔ ناپ تول میں خیانت کرنا، دوسروں کے حقوق نہ دینا اور اپنے حقوق طلب کرنا ایک عام خرابی ہے جو لوگوں پر چھائی ہوئی ہے۔ دیکھو! اللہ کے ہاتھ میں میزان ہے۔ وہ ہر ایک کو اس کا حق دے گا اور دلائے گا۔

{حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ30 صفحہ 60 }

تفسیر میں لکھا ہے کہ ایک شخص، نجاشی خاندان کا، ابرہہ نامی بادشاہ تھا۔ اس نے کعبتہ اللہ کے مقابل یمن میں ایک گھر بنایا۔ اور اس کو خوب آراستہ کیا۔ پھر لوگوں کو حکم دیا کہ اس کا طواف کریں۔ اس کے گرد پھریں۔ اور ابراهیمؑ اور اسماعیلؑ کے بنائے ہوئے کعبہ کو چھوڑ دیں۔ کسی نے اس گھر کو آگ لگا دی اور وہ جل کر خاک ہو گیا۔ ابرہہ نے اس غصے میں ہاتھیوں کے لشکر سے کعبتہ اللہ پر چڑھائی کر دی۔ غریب قریش کیا کرتے؟ اس بلا کے ٹلنے کے لیے دعائیں کرتے رہے۔ چاروں طرف سے عربوں کی ٹولیاں غلیل اور گوپھن (غلیل کی گولیاں) لے کر دوڑ پڑیں اور ان کو سنگسار کرنے لگیں۔ اور مار مار کر ان کو گوبر اور لید کی طرح بنا دیا۔ صاحبو! اگر دین پر قائم رہو۔ اللہ کے احکام پر عمل کرو تو ڈرنے کی کیا بات ہے۔ اللہ تمھاری حفاظت کرے گا۔ تمھارے دشمنوں پر بجلیاں گرائے گا۔ اور تمھارے دشمنوں کا بھرکس نکال دیگا، انہیں severe punishment دے گا۔ مگر افسوس نہ تمھارے اعمال اچھے ہیں، نہ تم کو خدا ہی پر بھروسہ ہے۔ نہ تم میں خود کچھ کام کرنے کی صلاحیت ہے۔ یاد رکھو! دشمنوں سے لڑنے کی تیاری بھی کرو۔ ساز و سامان بھی پیدا کرو اور پھر اللہ سے دعا کرو، وہ دعا قبول کرنے کا وعدہ فرماتا ہے۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِينَ، اور ہم پر ایمان داروں کی تائید کرنا حق ہے (سورۃ الروم: آیت 47)۔ خدا سچا ہے۔ اس کا وعدہ بھی سچا ہے۔

{حوالہ تفسیر صدیقی-پارہ30 صفحہ 179 }